خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
3 اپریل 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 75 | سوموار۔3 ذیقعدہ۔1415ھ، 3 شہادت 1374ہش 3 اپریل 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا ایک فانی چیز ہے

دیکھو دنیا ایک فانی چیز ہے مگر اس کی لذت بھی ایسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیا دار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے۔ غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو کام خدا کے ہاتھ سے ہوتا ہے وہ بڑا ہی بابرکت ہوتا ہے اور جو انسان کے اپنے ہاتھ سے ہو وہ بابرکت نہیں ہو سکتا۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور اسی کے ہاتھ سے نہ ہو تو کچھ نہیں ہوتا۔ پس محض اپنی سعی اور کوشش سے طہارت نفس پیدا ہو جاوے یہ خیال باطل ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ پھر انسان کوشش نہ کرے اور مجاہدہ نہ کرے۔ نہیں بلکہ کوشش اور مجاہدہ ضروری ہے اور سعی کرنا فرض ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل سچی محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ اس واسطے ان تمام تدابیر اور مساعی کو چھوڑنا نہیں چاہئے جو اصلاح نفس کے لئے ضروری ہیں مگر یہ تجاویز اور تدابیر اپنے نفس اور خیال سے پیدا کی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں بلکہ ان تدابیر کو اختیار کرنا چاہئے جن کو خود اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے اور (۔) پھر دعاؤں سے کام لو۔ تم ناپاکی کے کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہو مگر خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر صرف تدبیروں سے صاف چشمہ تک نہیں پہنچ سکتے جو طہارت کا موجب بنے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۵۰۵)

حقیقی خیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں مل سکتی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک بڑی پیاری بات کہی ہے۔ جو قرآن کریم نے بھی نقل کی ہے اور وہ یہ ہے (۔) کہ ہر چیز کی مجھے احتیاج ہے۔ جو بھلائی بھی تیری طرف سے آئے میں اس کا محتاج ہوں۔ میں اسے اپنے زور سے حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک تو مجھے نہ دے وہ مجھے نہیں مل سکتی۔ غرض حقیقی خیر چاہے دنیوی ہو یا اخروی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ملا کرتی۔ ویسے اللہ تعالیٰ کتوں کو بھی بھوکا نہیں مار رہا۔ سؤر بھی اس کی بعض صفات کے جلوے دیکھتے ہیں ان کو بھی خوراک مل رہی ہے اور ان کی (مثلاً بیماریوں سے) حفاظت بھی ہو رہی ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی زمانہ میں وباء کے طور پر اس قسم کے جانوروں کو ہلاک کر دے جس طرح وہ بعض دفعہ انسان کی بعض گنہ گار نسلوں کو فنا کر دیتا ہے لیکن جو سلوک ان جانوروں سے ہو رہا ہے وہ اس سلوک سے بڑا مختلف ہے جو انسان سے ہو رہا ہے جو سلوک ایک کتے سے ہو رہا ہے جو سلوک ایک سؤر سے ہو رہا ہے جو سلوک ایک گھوڑے یا بیل یا پرندوں سے ہو رہا ہے اس کے مقابلہ میں جو سلوک ایک انسان سے ہو رہا ہے اس کو ہم خیر کہہ سکتے ہیں۔ باقی عام سلوک ہے گو ایک لحاظ سے وہ بھی خیر ہے لیکن صحیح اور حقیقی معنی میں وہ خیر نہیں اور انسانی خیر کا محتاج ہے اگر اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر نہ ملے بلکہ اس سے عام سلوک ہو تو اس دنیا میں تو اس کا پیٹ بھر جائے گا مگر اس دنیا سے بھوک کیسے دور ہو گی یا مثلاً اس دنیا میں سورج کی تپش ہے اگر اسے ایک چھوٹا یا بڑا مکان مل گیا تو وہ اس تپش سے محفوظ ہو جائے گا لیکن اس دنیا میں جہنم کی آگ سے اسے کون بچائے گا۔ اس دنیا میں اسے کوئی بیماری ہوئی تو کسی حکیم نے اسے روپیہ کی دوائی دے دی یا کسی ڈاکٹر نے دو ہزار روپیہ کی دوائی دے دی اور اسے آرام آگیا۔ یہ درست ہے لیکن اس دنیا میں جہنم میں جو بیماری ظاہر ہو گی جسم میں پیپ پڑی ہوئی ہو گی۔ کسی کو کوڑھ ہوا ہوا ہو گا۔ کسی کو فالج ہو گا اور کسی کو پتہ نہیں کونسی بیماری ہو۔ روحانی طور پر جو اس کی یہاں حالت تھی وہ وہاں ظاہر ہو رہی ہو گی۔ وہاں کون ڈاکٹر اس کے علاج کے لئے آئے گا۔

پس انسان کو ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ کی احتیاج ہے اور ہمیں ہر قسم کی قربانیاں اس کی راہ میں دینی چاہئیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر (مجھ پر بھی اور آپ پر بھی) بڑا فضل کیا ہے اور ہمیں توفیق عطا کی ہے کہ ہم اس کے (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) پر ایمان لائیں اور اس کی راہ میں اس نیت سے قربانیاں دیں کہ اس کی رضا ہمیں حاصل ہو اور دنیا میں

باقی صفحہ ۲ پر

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرمہ عطیتہ الحئی مریم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم ڈاکٹر راجہ بصیر احمد ابصار صاحب ابن مکرم راجہ منیر احمد صاحب بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۷ مارچ ۱۹۹۵ء مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بیت مبارک میں بعد از عصر پڑھا۔ عزیزہ کی رخصتی کی تقریب مورخہ ۹۔ مارچ کو ہوئی۔ عطیتہ الحئی مریم مکرم فیض الحق خان صاحب (وفات یافتہ) آف کوئٹہ کی نواسی اور مکرم صوبیدار غلام رسول صاحب (وفات یافتہ) کی پوتی ہے۔ اور اسی طرح راجہ بصیر صاحب مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب کے بھانجے ہیں۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ عزیز عتیق احمد جاوید بعمر اڑھائی سال واقف نو ابن مکرم رفیق احمد ناصر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ کی دائیں ٹانگ کی ہڈی گھر میں دروازہ گرنے سے ٹوٹ گئی ہے۔ بچے کو کمزوری اور تکلیف بہت ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

ایمرجنسی سنٹر دفتر صدر عمومی

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

○ اہالیان ربوہ کے لئے کسی نوعیت کی فوری ہنگامی ضرورت میں معاونت اور خدمت کے لئے دفتر صدر عمومی ربوہ میں "ایمرجنسی سنٹر" کے مستعد معاونین طلب کرنے پر حاضر ہو کر اپنی خدمات پیش کریں گے۔

اہالیان ربوہ ایسے مواقع پر درج ذیل ٹیلیفون نمبرز پر رابطہ کریں۔

115

211516

ایاز محمود احمد خاں

○ امراء و صدر صاحبان، مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ۔

یوم تحریک جدید مورخہ ۲۸۔ اپریل ۹۵ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے اور جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۳ - شہادت ۱۳۷۴ ہش ۳ - اپریل ۱۹۹۵ء

خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے بچیں

یہ تو ضروری نہیں کہ جس کام کی طرف ہم مائل ہوں وہ کر بھی لیا جائے۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں کہ ہمارا ان کی طرف میلان تو ہوتا ہے لیکن ہم یا انہیں دانستہ طور پر نہیں کرتے یا وہ ہم سے ہو نہیں پاتے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ ہر کام کے کرنے کے لئے پہلے اس کی طرف میلان کا ہونا ضروری ہے اسی میلان کو نیت کا نام بھی دیا جا سکتا ہے پہلے ہم نیت کرتے ہیں پھر ہم ہوش مندی کے ساتھ سوچتے ہیں۔ اور پھر اس بات پر عمل کرتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ جو کچھ بھی ہم کرتے ہیں پہلے اس کی طرف ہمارا میلان ہوتا ہے پھر کوشش۔ یا یوں کہئے کہ پہلے ہم کسی بات کی نیت کرتے ہیں اور یہی نیت ہمارے دل کا میلان بن جاتی ہے۔ اور پھر ہم وہ کام کرتے ہیں۔ اگرچہ ایسا کام جس کی طرف میلان تو ہو لیکن وہ کیا نہ جائے تو برا ہونے کی صورت میں اس کی سزا نہیں ملتی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ برے میلان کی جب تک اسے عملی جامہ نہ پہنا دیا جائے سزا نہیں دیتا۔ البتہ اگر میلان نیکی کی طرف ہو تو وہ کام نہ کرنے کے باوجود ہمیں اس کا ثواب مل جاتا ہے یہ بھی ہمارے لئے بہت اہم بات ہے۔ ہماری زندگی کا صحیح راستہ طے کرنے کے لئے اس بات سے ہمیں بہت راہنمائی ملتی ہے اگر ایسا نہ ہو تو ہمارے بعض میلانات جنہیں ہم عملی جامہ نہیں بھی پہناتے ہمارے لئے رنج وہ ثابت ہوں اور یہ رنجیدگی ہمیں مایوسی کی طرف دھکیل دے۔ پس میلان کے باوجود برے کام سے گریز ہمیں کسی سزا کا مستحق نہیں بناتا اور میلان کی موجودگی میں اچھے کام کا نہ ہو سکنا بھی ہماری نیکی شمار ہو جاتا ہے۔ اس لئے میلان کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے میلان ہی سے عمل کا قدم اٹھانے کا موقعہ ملتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں :-

"غریبوں کو ہرگز بیدل نہ ہونا چاہئے۔ ان کا قدم آگے ہی ہے۔ لیکن وہ کوشش کریں کہ تھوڑی بہت جو کسر ہے نکال دیویں۔ چونکہ بعض وقت ان لوگوں سے غریبی میں بھی بڑے بڑے گناہ صادر ہو جاتے ہیں۔ صبر نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ معاش کی قلت ہو تو چوری' ڈاکہ اور دوسرے جرائم شروع کر دیتے ہیں۔ ایسی حالتوں میں صبر کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف ہرگز مائل نہ ہونا چاہئے"۔

چونکہ اعمال کے سرزد ہونے میں سب سے پہلی بات ان کی طرف مائل ہونا سامنے آتی ہے اسی لئے حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے کہ انسان کو صبر کرنا چاہئے۔ اور برائی کی طرف مائل نہیں ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

هر بدی تاریکیوں کی ہے مثال
نیکیوں کی پھیلتی رہتی ہے ضَو
تُو نے جو بویا ہے وہ کاٹے گا تُو
"از مکافاتِ عمل غافل مشو"

ابوالاقبال

O

نیازِ سجدہائے دل پہ اِتراتے ہوئے آئے
جبینِ شوق کے جذبے کو شرماتے ہوئے آئے

چمن کی رونقیں ان کے جلو میں جلوہ پیرا تھیں
فضا کی شوخ رنگینی پہ وہ چھاتے ہوئے آئے

جگا دیں عالمِ اسباب میں بیتابیاں دل کی
سکون و صبر کی دنیا کو تھپکاتے ہوئے آئے

وہ مستانہ سی جنبش نرگسِ بیمار کی توبہ
نگہ کی مستیوں پر ناز فرماتے ہوئے آئے

خرامِ ناز میں ایک حشر در آغوش فتنہ تھا
سرودِ مست کا اک کیف برساتے ہوئے آئے

نہاں تھی انکھڑیوں میں گردشِ ایام کی شوخی
ہر اک شے کو ہر اک ذرّہ کو ٹھکراتے ہوئے آئے

لبوں پہ مسکراہٹ تھی تری سیال سونے کی
نظر میں گوہر نایاب چھلکاتے ہوئے آئے

مرے تخیُّل کی پرواز کا ساماں بہم کر کے
مذاقِ شعریت کو اور سلجھاتے ہوئے آئے

لبِ اعجاز پرور سے گلوں کو زندگی بخشی
ستاروں کی جبیں پر اوس ٹپکاتے ہوئے آئے

بصد اندازِ محبوبی بصد اندازِ رعنائی
مرے خوابوں کے شیرازہ کو بکھراتے ہوئے آئے

نسیم سیفی

بقیہ صفحہ ۱

(دین حق) غالب آجائے۔ اس وقت غلبہ (دین حق) کے راستہ میں جتنی ضرورتیں بھی پیش آتی ہیں وہ آپ لوگوں نے ہی پوری کرنی ہیں۔ اگر آپ ان ضرورتوں کو پورا نہیں کریں گے تو کھڑے ہو کر یہ تقریریں کرنا کہ (دین حق) کا غلبہ مقدر ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے گا کہ ہمارے ذریعہ سے (دین حق) غالب آئے بے معنی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں (دین حق) کو غالب تو کرے گا لیکن اگر ہم بحیثیت جماعت خلق جدید کے مستحق نہیں ٹھہریں گے تو دنیا میں کسی اور قوم میں خلق جدید کا نظارہ نظر آئے گا۔

(از خطبہ ۱۸- اخاء، اکتوبر ۱۹۶۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے خطبہ فرمودہ ۲۸ فروری ۱۹۴۱ء میں دیگر امور کے علاوہ فرمایا:

اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات انسان کو نظر نہیں آتی- صرف اس کا حسن اس کی صفات پر غور کرکے نظر آسکتا ہے پس چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات مخفی اور وراء الوراء ہے اس لئے اس نے اپنی محبت بندوں کی محبت اور ان کے ساتھ نیک تعلقات رکھنے سے وابستہ کر دی ہے- جب ان میں سے ایک چیز کو تم حاصل کر لوگے تو لازماً" دوسری چیز بھی تمہیں حاصل ہو جائے گی- گویا یہ دونوں چیزیں لازم و ملزوم ہیں- جسے براہ راست خدا تعالیٰ کی محبت حاصل ہوگی وہ خدا تعالیٰ کی محبت اپنے دل میں پیدا ہونے کے بعد بندوں کی محبت سے اپنے دل کو لبریز پائے گا- جیسے رسول کریم ﷺ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی ہمارا یہ رسول پہلے خدا کے قریب ہوا اور پھر نیچے اترا- گویا خدا کی محبت محمد ﷺ کو پہلے حاصل ہوئی اور پھر اس کے ساتھ ہی بنی نوع انسان کی محبت آپ کے دل میں ایسی پیدا ہوئی کہ آپ اس جذبہ کو برداشت نہ کر سکے- اور ان کی ہدایت کی طرف متوجہ ہو گئے- مگر کچھ انسان ایسے ہوتے ہیں- جنہیں پہلے بنی نوع انسان کی محبت حاصل ہوتی ہے- اور پھر وہ خدا تعالیٰ کی محبت کی طرف لوٹتے ہیں گویا روحانی کمال کے حصول کے دونوں ذریعے ہیں- کبھی خدا سے پہلے محبت ہوتی ہے- اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کے دل میں بندوں کی محبت پیدا ہو جاتی ہے- اور خدا سے محبت اس کے بعد پیدا ہوتی ہے- محمد رسول اللہ ﷺ کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلے ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوئی- اور پھر بنی نوع انسان کی- یہ محبت وہبی ہوتی ہے- مگر جن کو کسب سے محبت حاصل ہوتی ہے ان کے دل میں پہلے بنی نوع انسان سے محبت پیدا ہوتی ہے اور وہ ان کے لئے ہر قسم کی قربانی کرتے چلے جاتے ہیں- یہاں تک کہ جب ان کے تعلقات بنی نوع انسان سے کامل ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ سے بھی ان کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے- پس خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے یہ دونوں ذرائع ہیں- کوئی خدا کو اس طرح پالیتا ہے اور کوئی اس طرح- کوئی خدا سے مل کر بندوں کو پالیتا ہے اور کوئی بندوں سے مل کر خدا کو پالیتا ہے- جہاں وہب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل انسان کے شامل حال ہوتا ہے- وہاں پہلے خدا کی محبت ملتی ہے- اور پھر بندوں کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے- اور جہاں کسب اور محنت کا دخل ہو وہاں پہلے بندوں کی محبت پیدا ہوتی ہے اور پھر خدا کی محبت- گویا ایک تو نیچے سے اوپر جاتا ہے اور دوسرا اوپر سے نیچے آتا ہے- تو ان اخلاق کا اپنے اندر پیدا کرنا دین کی حفاظت کے لئے نہایت ضروری ہوتا ہے- یہ اخلاق آگے کئی قسم کے ہوتے ہیں- بعض براہ راست بنی نوع انسان سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض بالواسطہ تعلق رکھتے ہیں- مثلاً غریب کی مدد کرنا- یہ تو ہر شخص کو نظر آتا ہے کہ ایک ثواب کا کام ہے- اور اس کا دوسروں کو فائدہ پہنچتا ہے- مگر سچ کے متعلق انسان نہیں سمجھتا کہ اس کے بولنے سے بنی نوع انسان کا کیا فائدہ ہو گا- حالانکہ سچ بولنا بھی انہی نیکیوں میں ہے جن سے انسان کو فائدہ پہنچتا ہے- جو شخص سچ نہیں بولے گا- وہ لازماً" دوسرے کو دھوکہ دے گا- اور دھوکہ ایک ایسی چیز ہے- جس سے لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے- مثلاً ایک شخص کسی سے پوچھے کہ فلاں شخص قادیان میں ہے یا لاہور گیا ہوا ہے- اسے معلوم ہو کہ وہ لاہور گیا ہوا ہے مگر جھوٹ بول دے اور کہہ دے کہ قادیان میں ہی ہے- تو اب دوسرا شخص اس سے ملنے کے لئے جائے گا- فرض کرو- اس کا مکان میل بھر دور ہے- تو وہ ایک میل کا چکر کاٹ کر اس کے مکان پر پہنچے گا- اور جب اس کے متعلق دریافت کرے گا تو گھر سے پتہ لگے گا کہ وہ تو کل کا لاہور گیا ہوا ہے- اب خود ہی سوچو کہ اس نے جھوٹ بول کر ایک شخص کو کتنا نقصان پہنچایا- یا فرض کرو ایک شخص نے مثلاً زید سے معائدہ کیا ہوا تھا کہ تم لاہور چلو- میں وہاں تم سے کل چل کر مل جاؤں گا- اب جب کل آتا ہے اور وہ شخص ایک تیسرے شخص سے اس بارہ میں پوچھتا ہے کہ کیا وہ لاہور چلا گیا ہے- اور جب وہ جھوٹ بول کر کہتا ہے کہ نہیں تو لازماً" یہ شخص بھی اب لاہور نہ جائے گا- اور دوسرے شخص کے سامنے جھوٹا بنے گا- اور اس دوسرے شخص کا بھی سفر ضائع جائے گا- تو بظاہر انسان یہ خیال کرتا ہے کہ سچ بولنے کا کسی دوسرے کے ساتھ کیا تعلق ہے- حالانکہ اگر ایک شخص سچ بولتا ہے- تو وہ سب کو آرام پہنچاتا ہے- اور اگر ایک شخص جھوٹ بولتا ہے تو وہ سب کو تکلیف پہنچاتا ہے- اسی طرح محنت کرنا بھی انہی اخلاق میں سے ہے- جن کا دوسروں کے ساتھ تعلق ہوتا ہے- بظاہر انسان سمجھتا ہے کہ میں کروں یا نہ کروں دوسروں کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے حالانکہ وہ مشین کا ایک پرزہ ہوتا ہے- اور اس کی خرابی کے ساتھ ساری مشین کی خرابی اور اس کی عمدگی کے ساتھ ساری مشین کی عمدگی وابستہ ہوتی ہے- اگر یہ پرزہ ناکارہ ہو گا تو مشین پر لازماً" اثر پڑے گا- جیسے دو بیل ایک گاڑی میں جتے ہوئے ہوں- تو کیا ایک کہہ سکتا ہے کہ یہ عمل میری مرضی پر منحصر ہے کہ میں چلوں یا نہ چلوں- وہ دونوں چلیں گے تو گاڑی چلے گی- اور اگر ان میں سے کوئی ایک بھی رہ جائے گا- تو گاڑی نہیں چل سکے گی- اسی طرح تمام بنی نوع انسان مشین کے پرزے ہیں- ایک ملک کے رہنے والے اپنی حدود میں مشین کے پرزے ہیں اور ایک شہر کے رہنے والے ان پرزوں سے زیادہ قریب کے پرزے ہیں اگر ان میں سے ایک بھی صحیح طور پر اپنے فرائض کو سرانجام نہیں دے گا تو لازماً" اس کا دوسروں پر بھی اثر پڑے گا- قادیان میں اس کی مثالیں کثرت سے ملتی رہتی ہیں- ایک شخص محنت نہیں کرتا- اور نہ اپنے بیوی بچوں کے گزارے کی کوئی صورت اختیار کرتا ہے- لوگ اسے سمجھاتے ہیں کہ دیکھو مزدوری کرو- محنت کرو- اور اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا انتظام کرو- مگر وہ کہتا ہے کہ تم کو کیا میں محنت کروں یا نہ کروں- یہ میرا اختیار ہے- تمہیں اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے- اب بظاہر یہ جواب صحیح معلوم ہوتا ہے مگر جب نتیجہ دیکھا جائے تو اس کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے- اور وہ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑے ہی عرصے کے بعد اس کے بیوی بچے کہتے پھرتے ہیں کہ ہم بھوکے مر گئے- ہمارا کوئی خیال کرے- اب ایک تو وہ غریب یتیم ہوتے ہیں جن کو کما کر کھلانے والا کوئی نہیں ہوتا- اور ایک یہ غریب ہوتے ہیں کہ ان کا کمانے والا موجود ہے مگر وہ کماتا نہیں اور محنت سے جی چراتا ہے- اگر وہ محنت سے کام کرتا اور خود کما کر بیوی بچوں کو کھلاتا تو صدقہ و خیرات کا ایک حصہ اس کے بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی بجائے ان غرباء پر خرچ کیا جاتا جن کو کما کر کھلانے والا کوئی نہیں- اور حق بہ حق دار رسید پر عمل ہوتا- لیکن اگر بعض گھروں میں کمانے والے تو موجود ہوں مگر وہ کما کر نہ لائیں تو نتیجہ یہ ہو گا- کہ صدقہ و خیرات کی رقم بٹ جائے گی اور کچھ تو ان غرباء کو ملے گی جن کا کمانے والا کوئی نہیں اور کچھ ان کو ملے گی جن کے کمانے والے تو ہیں مگر وہ محنت نہیں کرتے- اور اس طرح اصل مستحقین کی روٹی آدھی ہو جائے گی- آخر محلے والوں کے پاس کوئی جادو تو نہیں ہوتا کہ وہ جتنا روپیہ چاہیں دوسروں کو دے دیں وہ اپنے اخراجات میں سے تنگی برداشت کرکے کچھ روپیہ بچاتے اور غرباء کو دیتے ہیں- مگر یہ نکمے لوگ غرباء کے حصے کو کھا جاتے ہیں اور اپنی قوم اور اپنے محلہ والوں پر ایک بوجھ بنے رہتے ہیں- اگر اس قسم کے لوگوں کے بیوی بچے دوسروں سے مانگیں نہ اور یہ نہ کہیں کہ ہمیں کچھ دو- ہم بھوکے مر رہے ہیں تو کم از کم یہ ضرور کہیں گے کہ ہمیں اتنا ادھار دو- جو لوگ شریف ہوتے ہیں وہ ان کو دے تو دیتے ہیں- مگر دل میں یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ نہ ان لوگوں نے روپیہ کمانا ہے اور نہ ان سے ہمیں واپس ملنا ہے- اب دیکھو محنت کرنے کا اثر قوم پر پڑا یا نہیں- پھر بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ بیوی بچوں کو قادیان میں چھوڑ کر آپ کہیں باہر بھاگ جاتے ہیں- نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے بیوی بچے سلسلے پر بار بن جاتے ہیں- اور پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کے پاس چٹھیوں پر چٹھیاں آنی شروع ہو جاتی ہیں کہ ہم بھوکے مر گئے- کوئی انتظام کیا جائے- اب بظاہر تو ایسا شخص جو بیوی بچوں کو قادیان میں بٹھا کر آپ کہیں غائب ہو جائے کہہ سکتا ہے کہ کسی کو مجھ پر اعتراض کرنے کا کیا حق ہے- بیوی بچے چھوڑے ہیں تو میں نے اور اگر مریں گے تو میرے بیوی بچے مریں گے نہ کہ کسی اور کے لیکن اگر یہی اصل قوم اختیار کرلے اور ان کی طرف توجہ نہ کرے تو آیا تمام جماعت ایک ملامت کے نیچے آجائے گی یا نہیں کہ فلاں آدمی بھوکے مر گئے اور جماعت نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی- تو یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ لوگوں کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے- ان کا تعلق ہے اور ضرور ہے کیونکہ اگر وہ ان کی خبر نہ لیں تو بدنام ہو جائیں- پس قوم ان کی خبرگیری کرنے پر مجبور ہوتی ہے حالانکہ اگر ایسے لوگ خود محنت کریں- اور مشقت کا کام کرکے اپنی روزی کمائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اور ان کے بیوی بچے قوم پر بار ثابت ہوں- پس محنت نہ کرنا بھی کسی کا ذاتی فعل نہیں بلکہ قومی جرم ہے-

نجات اللہ کے فضل سے ملتی ہے

نجات اس کے فضل سے ملتی ہے اور اسی کا فضل ہے جو اعمال صالحہ کی توفیق دی جاتی ہے- اور خدا تعالیٰ کا فضل دعا سے حاصل ہوتا ہے- لیکن وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی- انسان کا ذاتی اختیار نہیں کہ وہ دعا کے تمام لوازمات اور شرائط محویت' توکل' تبتل سوزوگداز وغیرہ کو خود بخود مہیا کرلے- جب اس قسم کی دعا کی توفیق کسی کو ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جاذب ہو کر ان تمام شرائط اور لوازم کو حاصل کرتی ہے- جو اعمال صالحہ کی روح ہیں-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

ڈاکٹر عبدالخالق صاحب خالد کہنے لگے جانتا تو میں انہیں پہلے بھی تھا لیکن اباجان کی وفات کے بعد انہوں نے جو اپنائیت کا اظہار کیا اس نے ان کے لئے میرے دل میں ایک خاص جگہ بنالی۔ اسی دوران انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ایک دفعہ آپ کے اباجان فیکٹری ایریا کی ایک بیت میں مبارک مہینے کے آخری دس دن گزار رہے تھے تو میں نے انہیں دعا کی درخواست کرنے کے لئے ایک خط لکھا۔ جس کے جواب میں انہوں نے مجھ سے جو کچھ کہا وہ میرے لئے زندگی کا ایک اثاثہ ہے۔ انہوں نے بہت عمدہ نصائح کیں اور کہا جا سکتا ہے کہ ان نصائح میں اکثر باتیں ایسی تھیں جو انسان کی زندگی کو اس دنیا میں اور اخروی زندگی میں بھی خوب خوب کامیاب بنا سکتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ان سے ایک ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک حد تک فالج کے مریض ہیں۔ چلنے پھرنے سے تقریباً معذور چارپائی پر لیٹے رہتے ہیں اور ان کے پاس ٹیلیفون پڑا ہوتا ہے۔ گھر میں وہ صرف میاں بیوی رہتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کے سارے بچے بیرونی ممالک میں آباد ہیں۔ آپ ان کے پاس کیوں نہیں چلے جاتے۔ میری یہ بات سن کر وہ تقریباً آب دیدہ ہو گئے۔ کہنے لگے میری زندگی کی کہانی سنئے۔

میں چار سال کا بچہ تھا کہ میری والدہ فوت ہو گئی۔ تھوڑی ہی دیر بعد اباجان نے دوسری شادی کر لی۔ یہ عورت میرے لئے ماں کا روپ نہ دھار سکی۔ اس نے مجھے ستایا۔ اور مجھ پر اتنا ظلم کیا کہ میں نے 9 سال کی عمر میں ایک رقعہ لکھا اور اپنے باپ کی چارپائی پر اس کے تکیہ کے نیچے رکھ دیا۔ اس رقعہ میں میں نے لکھا تھا کہ میرے لئے اب یہاں رہنا دشوار ہے۔ میں قادیان جانا چاہتا ہوں۔ مجھے جس طرح بھی ہو قادیان بھیج دیجئے۔ اگلے روز ابا نے وہ رقعہ پڑھا اور مجھے گھور کر دیکھا۔ اور کہا کہ یہ تم نے کیا لکھا ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ میرے دل کی بات ہے۔ میں اب یہاں نہیں رہ سکتا۔ میرے ساتھ بہت کچھ ہو چکا۔ اب میں قادیان جانا چاہتا ہوں آپ اس کا انتظام کریں انہوں نے اپنے ایک دوست کو بلا کر کہا کہ وہ مجھے سمجھائیں۔ ابا کے وہ دوست مجھے ایک طرف لے گئے اور مجھے کہنے لگے کہ اب بتاؤ کیا چاہتے ہو۔ میں نے کہا صرف ایک بات۔ اور وہ یہ کہ میں قادیان چلا جاؤں۔ کہنے لگے یہاں تمہیں کیا مشکل ہے۔ گھر میں رہتے ہو۔ ٹھیک ٹھاک ہو۔ میں نے ان سے کہا کہ ابا نے جس عورت سے شادی کی ہے اگر آپ اس کے ساتھ ایک دن بھی رہ کر دکھائیں تو میں مان جاؤں گا بلکہ ان کا نام لے کر کہا کہ میں مان جاؤں گا کہ آپ کا یہی نام ہے۔

ابا کے دوست مجھ سے یہ باتیں کر کے ابا کے پاس گئے اور کہا کہ گیا تو میں تمہارا وکیل بن کے تھا۔ لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ اب میں آپ کے بیٹے کا وکیل ہوں۔ اس نے جو کچھ مجھ سے کہا ہے اس سے میں بہت زیادہ متاثر ہوں۔ تم چالیس روپے نکالو۔ اپنے بیٹے کو دو اور اسے کہو کہ بسترا بوریا باندھے اور قادیان چلا جائے۔ چنانچہ میں نے بستر بوریا باندھا اور سوچا کہ اسے اٹھانے کے لئے اپنے ایک دوست سے مدد لوں۔ میرے اس دوست کی ماں بھی فوت ہو چکی تھی۔ اور وہ انہی حالات میں سے گزر رہا تھا۔ جن میں سے میں۔ ہو سکتا ہے کہ مجھ سے کم اسے تلخی پیش آئی ہو۔ لیکن بہرحال وہ بھی کوئی مطمئن زندگی نہیں بسر کر رہا تھا۔ میں نے اسے جا کر کہا کہ میں قادیان جا رہا ہوں۔ تم میرا سامان اٹھا کر گاڑی تک لے چلو۔ اگرچہ گاڑی کے آنے میں چار پانچ گھنٹے باقی تھے لیکن میں نے یہی مناسب سمجھا کہ مجھے ابھی یہاں سے چلے جانا چاہئے۔ وہ دوست میرے گلے ملا۔ اس نے کچھ آنسو بہائے۔ اور کہنے لگا۔ تم سے کبھی کبھی دل کی بات کر لیا کرتے تھے۔ اب تم بھی چلے ہو۔ میرا اب کون باقی ہے۔ بہرحال ہم سٹیشن پر گئے اور چونکہ گاڑی کے آنے میں ابھی خاصا وقت تھا۔ مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ میری ماں آئے گی اور مجھے کان سے پکڑ کر واپس لے جائے گی۔ چنانچہ میں سٹیشن کے قریب کھیتوں میں چھپ گیا اور اس بات کا انتظار کرتا رہا کہ جب گاڑی آئے گی تو میں فوراً پلیٹ فارم پر آ کر گاڑی میں بیٹھ جاؤں گا۔ چنانچہ میں نے ایسے ہی کیا اور میں قادیان پہنچ گیا۔

قادیان پہنچ کر میں سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے مزار پر حاضر ہوا وہاں رو رو کر دعا کی اور دعا کے الفاظ میں یہ الفاظ بار بار دہرائے کہ آپ میری ماں ہیں آپ کا بیٹا اب آ گیا ہے۔ اسے سنبھالئے۔ چنانچہ اس کے بعد میں وہاں رہا۔ سکول میں داخل ہو گیا۔ پڑھائی مکمل کی فوج میں چلا گیا۔ فوج سے واپس آیا تو میں نے بڑی مشکل سے ربوہ میں جگہ حاصل کی اور مکان بنا لیا۔ اب میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا۔ اب اگر میں نے کوئی سفر کرنا ہے تو اپنے گھر سے بہشتی مقبرہ تک کا ہے۔ اور کوئی سفر نہیں کرنا۔ جو سکون مجھے یہاں میسر ہے وہ مجھے کہیں اور میسر نہیں آ سکتا۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ یہاں خدمت کرنے کے لئے میرے بچے موجود نہیں ہیں۔ وہ جہاں جہاں بھی ہیں خوش رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرماتا رہے اور مجھ پر اللہ تعالیٰ اسی احسان کو جاری رکھے کہ میں ربوہ میں رہوں۔ زندہ بھی اور مرجانے کے بعد بھی۔

کہنے لگے اپنے باپ کی اولاد میں سے صرف میں یہاں ہوں میرے باقی بہن بھائی جو دوسری والدہ سے تھے وہ نہیں معلوم کہاں چلے گئے۔ ان کے ساتھ اب کوئی رابطہ نہیں ہے۔ لیکن یہاں میں خوش ہوں۔ سب لوگ میرے بہن بھائی ہیں۔ سب لوگ مجھ سے پیار کرتے ہیں۔ میری چارپائی پر ٹیلیفون پڑا ہے۔ میں جب چاہتا ہوں جس سے چاہتا ہوں گفتگو کر لیتا ہوں۔ اور چونکہ لمبی گفتگو کا عادی ہوں مجھے خاصا اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

جب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب ان کی زبانی یہ ساری بات مجھے بتا چکے تو میں نے ان سے کہا کہ یہ میرے بھی دوست ہیں۔ مجھے اکثر ٹیلیفون کرتے ہیں اور بعض اوقات خاصی دیر ٹیلیفون سننے کے بعد مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اگر اب آپ اجازت دیں تو میں اپنے دفتر والوں سے بات کر لوں۔ وہ مسکراتے ہیں اور ہنستے ہیں اور مجھے اجازت دے دیتے ہیں۔ پھر میں نے ان سے اپنی دوستی کا واقعہ بیان کیا۔ میں نے کہا کہ بیت مبارک سے باہر نکلے یہ میرے ساتھ ساتھ ہو لئے میں انہیں جانتا نہیں تھا۔ کہنے لگے میں نے قادیان میں تمہیں فلاں دوکان میں کبھی کبھی دیکھا تھا۔ یہ دوکان تھی میرے نانا جان حضرت میاں فضل محمد صاحب آف ہرسیاں والے کی۔ اور پھر خوب ہنسے کہنے لگے ہم تین چار لڑکے ہوسٹل سے وہاں چلے جاتے تھے اور جو چاہتے تھے کھاتے پیتے تھے۔ بعض اوقات روپیہ ڈیڑھ روپیہ کی چیز کھا جاتے اور ان دنوں یہ بہت بڑی رقم تھی لیکن ایک چونی ان کے ہاتھ پر رکھ کر آ جاتے انہوں نے کبھی یہ نہیں پوچھا تھا کہ کیا کیا اور کتنا کھایا ہے۔ جتنا ہم نے چاہا ہم نے کھا لیا اور جو کچھ دینے کے لئے ہمارے پاس تھا وہ ہم نے دے دیا اور وہ خوش رہے۔ آپ اندازہ کیجئے کہ جب انہوں نے مجھے یہ بات بتائی تو میں ان کے دل کے کتنا قریب آ گیا۔ یا شائد یہ بات درست ہو کہ وہ میرے دل کے کتنے قریب آ گئے۔

اس کے بعد ایک اور ایسی ہی بات میرے سامنے آئی۔ راولپنڈی سے ایک دوست کا خط ملا کہ اگر آپ مکرم مولوی عبدالباسط صاحب کو جانتے ہوں تو مجھے ان کا پتہ بھجوایئے۔ میں نے ان کا پتہ بھجوایا اور انہیں کہا کہ آپ ان سے رابطہ قائم کر لیجئے۔ اس کے بعد انہوں نے لکھا کہ میں قادیان میں ہوسٹل میں رہتا تھا جسے ہم ان دنوں احمدیہ بورڈنگ کہا کرتے تھے۔ اور حضرت میاں فضل محمد صاحب کی دوکان سے جا کر مٹھائی وغیرہ کھایا کرتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ جتنے پیسے میں انہیں دیتا تھا وہ یقیناً مٹھائی کی قیمت سے کم ہوتے تھے۔ لیکن جب ذرا بڑا ہوا تو میرے دل پر اس بات کا بوجھ رہا کہ میں نے انہیں نقصان پہنچایا ہے۔ اور انہوں نے مجھ سے کبھی پوچھا تک نہیں۔ چنانچہ انہوں نے ۵۰ روپے بھیج دیئے کہ یہ مولوی عبدالباسط صاحب خرچ کر لیں لیکن میں نے اور مولوی عبدالباسط صاحب نے اس بات کو زیادہ مناسب سمجھا کہ یہ پیسے حضرت میاں فضل محمد صاحب کے نام پر چندے کے طور پر دے دیے جائیں۔

پرانے بزرگوں کے استغناء کی یہ حالت دیکھ کر آج جی چاہتا ہے کہ یہی بات ہم میں بھی پیدا ہو جائے۔ لیکن چاروں طرف ایسا افراتفری کا سماں ہے کہ بس یہ بات سوچ کر رہ جاتے ہیں اور اس پر عمل کرنا آسان نظر نہیں آتا۔ یہ ہیں قادیان اور ربوہ سے اتنی محبت کرنے والے ہمارے دوست صوبیدار ریٹائرڈ نذر حسین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ۔

پس تحریر

جب بیت مبارک سے باہر نکلے اور انہوں نے مجھے کسی دوکان میں دیکھنے کی بات کی تو اس کے بعد انہوں نے اپنے انگریزی زبان میں کہے گئے کچھ اشعار سنائے۔ اور مجھ سے کہا کہ میں بھی کوئی ایسے شعر سناؤں اردو زبان میں جن میں خیال کی بندش بہت اعلیٰ ہو۔ میں نے ان سے کہا کہ میں تو میدان عمل کا سپاہی ہوں جہاں تک خیال کی بندش کا تعلق ہے شائد یہ میرے بس کی بات نہ ہو۔ چنانچہ کچھ دیر ہم اسی بات پر گفتگو کرتے رہے۔ اس کے بعد جب بھی ان کا فون آیا انہوں نے مجھے اپنے انگریزی زبان میں کہے گئے اشعار سنائے اور بعض اشعار کے متعلق یہ بھی بتایا کہ انہوں نے حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی خدمت میں بھی پیش کئے تھے۔ یقیناً انہوں نے اپنے ان اشعار کی داد وصول کی ہو گی۔ اور یہ بہت بڑی سعادت ہے۔

کسی نے ان سے ایک بات کہہ کر کہا کہ اسے انگریزی زبان میں ترجمہ کر دیجئے۔ کہنے لگے فی البدیہہ ہی ترجمہ کروں یا سوچ سمجھ کر۔ تو ان سے کہا گیا کہ فی البدیہہ ترجمہ کریں۔ چنانچہ جو ترجمہ انہوں نے کیا وہ مجھے ٹیلیفون پر سنا کر مجھ سے داد چاہی۔ اور میں نے اس ترجمے کو بہت اچھا پا کر انہیں اس کی داد دی۔ ان کے انگریزی زبان میں کہے گئے اشعار پر بھی میں اکثر انہیں داد دیتا ہوں۔ انہیں میرے بہت سے اشعار یاد ہیں۔ اور وہ فون کرتے ہوئے دو باتوں میں خاص طور پر لطف لیتے ہیں۔ ایک میرے اشعار میرے سامنے پیش کر کے۔ اور دوسرے ہندی زبان میں بات کر کے۔ انہیں اچھی خاصی ہندی زبان آتی ہے اور وہ اردو میں بھی بات کر رہے ہوں تو اس کا رخ ہندی کی طرف موڑ دیتے ہیں۔ شائد زبان کے چسکے کے لئے۔ اور یہ توقع رکھتے ہیں کہ چونکہ میں نے بھی ایک لمبا عرصہ ہندوستان میں گزارا ہے مجھے بھی یقیناً تھوڑی بہت تو ہندی ضرور آتی ہو گی۔ ٹھیک ہے آتی ہے لیکن ان سے کم۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

میاں محمد ابراہیم

مکرمہ نور بیگم صاحبہ

میری ہمشیرہ- نور بیگم- جو مجھ سے پانچ سال چھوٹی تھیں- اپنے "بھائی جان" کی ایسی بہن تھیں- جو اپنے والدین کی وفات کے بعد- دیر تک بھائی کے قرب میں رہیں- پچاسی سال کی عمر میں بیس مارچ ۹۵ء کو کچھ عرصہ بستر پر رہنے کے بعد ربوہ میں وفات پائی- اور موصیہ ہونے کی وجہ سے ۲۱- مارچ کو بہشتی مقبرہ میں متعدد عزیزوں کو سوگوار چھوڑ کر داخل ہو گئیں- نماز جنازہ صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں مولانا سید احمد علی صاحب نے اور قبر پر آخری دعا میرے امریکہ کے رفیق کار محترم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب نے کروائی-

ایک بیٹا - منیر احمد (جو راولپنڈی میں ٹھیکیداری کرتا ہے- اور دو بیٹیاں- عزیزہ منصورہ بیگم اور عزیزہ ناصرہ بیگم (جو میری بہو بھی ہیں پسرم اسحاق طارق) اور خاوند کی پہلی اولاد سے احمدیت پر قائم و دائم عزیز معراج الحق صاحب حال کراچی اپنی والدہ کے مخلص اور نیک بچے ہیں- اللہ تعالیٰ ان سب کو ہمشیرہ کی نیکیوں اور خوبیوں کا وارث بنائے-

میری بہن نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی- پھر میری طرح جموں منتقل ہو گئیں- اور اپنے بزرگ ماموں حضرت میاں فیض احمد صاحب کے زیر سایہ تربیت پائی- S.V کا امتحان پاس کیا- پاکستان میں آکر ادیب عالم بھی کیا- ریاست جموں و کشمیر میں جموں اور سری نگر کے گورنمنٹ سکولوں میں علی الترتیب سالہا سال تدریس کا کام کیا- پاکستان آکر دار العلوم ربوہ کے پرائمری سکول میں ہیڈ معلمہ رہیں- حضرت بانی سلسلہ کے خاندان کی بعض معزز خواتین کو نجی طور پر پڑھانے کا شرف حاصل ہوا- حضرت ام متین صاحبہ- صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ سے اور صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ سے خاص انس تھا- ہمشیرہ نے نہایت صبر و شکر سے اپنے میاں کی وفات کے بعد چھبیس سال بعد تک بچوں کی نہایت اعلیٰ تربیت کی اور سلسلہ اور آئمہ کرام سے گہرا اور مخلصانہ تعلق برقرار رکھا- اپنا حصہ وصیت نہایت باقاعدگی سے ادا کرتی رہیں- بہت ہی نیک اور سادہ طبیعت پائی تھی- سادہ لیکن صاف ستھرا لباس پہنتی تھیں- ہر عزیز اور رشتہ دار سے حفظ مراتب کا برتاؤ کرتیں- آخری بیماری سے معذوری سے پہلے الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتیں خاکسار سے سلسلہ کے امور کے متعلق گفت وشنید کرنا ان کا خاص مشغلہ تھا اپنے خاوند کی پہلی اولاد سے اگرچہ ان میں سے بعض احمدیت میں داخل نہ بھی ہوئے- بہت محبت سے پیش آتیں- یہی وجہ ہے کہ یہ سب عزیز و اقارب ان کی وفات کا علم ہونے پر ربوہ پہنچے- اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے- میری بہن اللہ کے فضل سے بہت نیک اور تقویٰ اشعار تھیں- احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں-

نذر حسین

ملک غلام حسن صاحب اعوان آف گھوگھیاٹ

اللہ تعالیٰ کے بے حد احسان اور فضل جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا پر یوں ہوئے کہ انیسویں صدی کے وسط میں اس موضع میں ایک پختہ زمیندارہ جماعت قائم ہو گئی جس میں خدا کے فضل سے بہت سے بزرگ احمدی ہو گزرے-

موضع گھوگھیاٹ کے متصل قصبہ میانی ہے جس میں ایک مڈل سکول قائم تھا جہاں انگریزی کی تعلیم بھی دی جاتی تھی لیکن دیہاتوں کے طالب علم بمشکل پرائمری پاس ہی کرتے تھے- ان بزرگوں کا ذکر میں کر رہا ہوں اب تو یہ تمام کے تمام اس عالم فانی سے عالم بقا کو سدھار چکے ہیں-

آج اس مختصر تحریر کے ذریعہ میں ملک غلام حسن صاحب اعوان کا ذکر کروں گا انہوں نے بھی پرائمری تک تعلیم حاصل کی ۱۸۷۰ء کے لگ بھگ ان کی پیدائش کا پتہ چلتا ہے احمدی پیدائشی تو نہ تھے بلکہ بابو فخر الدین صاحب (والد مولوی محمد یعقوب طاہر زود نویس) کی صحبت صالح سے متاثر ہو کر واپس وطن لوٹے آپ کی شادی موضع دوالمیال ضلع چکوال میں ہوئی- آپ ایک راسخ العقیدہ- بے نفس سادہ مزاج احمدی تھے- موصی تھے اور آپ گاؤں گھوگھیاٹ کے پہلے خوش نصیب احمدی ہیں جن کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی آپ نے اپنے موضع میں اپنے رہائشی مکانوں کے علاوہ شمالی مغرب میں ایک حویلی تعمیر کرائی تھی جس میں مال مویشیوں کے لئے کمروں کے علاوہ ملازم کا کمرہ اور ایک بیت الذکر بھی اپنے ذاتی خرچہ پر تعمیر کرایا- اس زمانہ بھی ابھی ہاتھ سے چلانے والے نلکوں کا رواج بھی نہ تھا اس لئے پانی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک چھوٹی سی کھوئی کھدوائی ہوئی تھی جس پر لکڑی کی چھت کھڑی اور چمڑے کا بوکہ ہوتا تھا اور اس زمانہ میں ہر بیت الذکر میں پانی کا یونہی بندوبست کیا جاتا تھا- نہانے کے لئے دو ثقاوے تھے اس کے علاوہ ایک کمرہ مہمانوں کے لئے ہوا دار اور روشنی دار بھی تعمیر اکرایا ہوا تھا اور ساتھ ہی ایک باغیچہ بھی تھا جس میں پھلدار درختوں کے علاوہ پھول دار پودے بھی تھے چنبیلی اور گلاب کے پھول آپ کی یہ حویلی بڑی پرکشش ہوتی تھی اور آپ خود صبح سے شام تک اسی حویلی میں بسر کرتے تھے خاکسار پانچویں یا چھٹی جماعت کے تعلیمی دور میں ملک صاحب کے کے بھتیجے ولی احمد جو میرا ہم عمر تھا ان کی اس حویلی میں اکثر جایا کرتا تھا اور اب تک موصوف کو بھی مہندی کا سرخ رنگ دیا ہوتا تھا آپ ہمہ وقت کتاب اللہ کے پڑھنے میں صرف کرتے تھے اور عام لوگوں میں آپ کی یہی وجہ شہرت تھی اور اکثر لوگ کہتے تھے کہ دنیا میں لوگوں کی مختلف حرصیں ہوتی ہیں لیکن ملک غلام حسن صاحب اعوان کی صرف یہی حرص ہوتی کہ میں زیادہ سے زیادہ کلام اللہ کو پڑھوں اور آپ نے یہی کچھ کر دکھایا-

ان کے ایک بیٹے ملک گلزار احمد جو پہلے واپڈا میں اوورسیر رہے اور اب ٹھیکیداری کرتے ہیں کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ انہوں نے اپنے دادا ملک غلام حسن کے مشن کو جاری رکھا اور جو بیت الذکر ملک صاحب نے اپنی ذاتی زمین پر اپنے ذاتی خرچہ پر تعمیر کریا تھا اس کی بوسیدگی کے باعث اب اسی جگہ ان کے اس پوتے نے نیا بیت الذکر تعمیر کرایا ہے جو جدید سہولتوں کے ساتھ قائم ہے اور جدید طرز عمارت کا نمونہ ہے اس میں بجلی کی رو اور بجلی کے پنکھے بھی نصب ہیں- اس کے علاوہ آپ نے ڈش انٹینا بھی لگوا دیا ہے جس کے ذریعہ حضرت صاحب کے قیمتی خطبات جماعت تک پہنچتے رہتے ہیں- ان تمام خدمات کے علاوہ ایک اور عظیم خدمت ملک گلزار احمد کو کرنے کی توفیق یہ ملی ہے کہ اب اس زمانہ کے حالات میں احمدی حضرات و خواتین کی اموات کے بعد ان کے دفن کرنے کے لئے بہت سی مشکلات پیدا ہو گئی- گو موضع گھوگھیاٹ کے مشرق اور مغرب میں دو قبرستان موجود تھے لیکن حالیہ تفرقوں کے باعث وہاں احمدی حضرات و خواتین کو دفن ہونے سے روکا گیا ان تمام تکالیف کو دیکھ کر ملک غلام حسن صاحب کے اس پوتے نے اپنی زرعی زمین کا ایک حصہ احمدی قبرستان گھوگھیاٹ کے لئے مختص کر دیا گو یہ قطعہ اراضی گاؤں سے ایک کلو میٹر کی دوری پر مشرق میں واقع ہے لیکن یہ مشکل تو باقی نہیں کہ فوت شدہ احمدی مرد و خواتین کہاں دفن ہوں- یہ سب باتیں اور قربانیاں جو ملک گلزار احمد نے کیں میں ان کے دادا کی دعائیں شامل ہیں- احباب سے درخواست ہے کہ اس نوجوان احمدی کے لئے دعائیں کریں کہ ان کو مزید خدمت کی توفیق ملے والدین' اور ان کے عظیم دادا کا نام روشن رہے-

Moral Guide for Students کا ترجمہ بالاقساط طلباء کیلئے شائع کیا جا رہا ہے

طلباء کے لئے اخلاقی گائیڈ

BACK BITING

غیبت کرنا

جب آپ کسی کے متعلق بات کرتے ہوئے اس کی کمزوریوں کو اس طرح بیان کریں کہ سننے والے اس کے متعلق برا تاثر لیں تو آپ اس کی غیبت کر رہے ہیں- کہا جاتا ہے کہ غیبت کرنا ایسے ہی ہے جیسے کہ مردہ بھائی کا گوشت کھایا جائے- کون اس قسم کا گوشت کھانا پسند کرے گا- کوئی بھی نہیں- لیکن جہاں تک غیبت کرنے کا تعلق ہے یہ ایک عام برائی ہے جو کہ ہم میں سے اکثر لوگوں کے دلوں میں گڑی ہوئی ہے-

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ دوسروں کی غیر حاضری میں ان کی برائی کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں- کبھی لوگ سمجھتے ہیں کہ چونکہ وہ اس غیر حاضر شخص کی وہی برائیاں بیان کر رہے ہیں جو واقعی ان میں پائی جاتی ہیں- اس لئے وہ غیبت کے مرتکب نہیں ہو رہے- یہ بات سچ نہیں ہے-

اگر آپ اس شخص کی طرف ایسی برائیاں منسوب کر رہے ہیں جو اس میں موجود نہیں ہیں تو پھر آپ جھوٹ بول رہے ہیں- اور اگر وہ برائیاں واقعی اس شخص میں واقعی پائی جاتی ہیں- تو پھر اسے غیبت کہتے ہیں کیا اب آپ ان دونوں باتوں کے فرق کو سمجھ گئے ہیں؟ غیبت اور جھوٹ بولنا دو مختلف چیزیں ہیں- ہر کوئی جانتا ہے کہ ہمیں جھوٹ نہیں بولنا چاہئے- اسی طرح ہم سب کو یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہئے کہ غیبت بھی بہت بری بات ہے- اور ہم سب کو اس سے بچنا چاہئے-

اگر آپ کسی شخص کی کمیوں یا برائیوں کی بات کرنا چاہتے ہیں تو خود اس شخص سے بات کیجئے- اور بات نرمی سے اور اس کی اصلاح کے لئے ہونی چاہئے- اگر آپ ایسا کریں گے تو وہ اس بات کو بہت زیادہ پسند کرے گا اور آپ کا شکر گذار ہو گا- اور آپ کے لئے دعاگو ہو گا- لیکن اگر آپ اس کی برائیوں کے متعلق اس کی غیر

باقی صفحہ ۷ پر

JAPAN - KOBE UPDATE

احمدیہ رضاکاروں کی خدمات کا جاپانیوں کی طرف سے اعتراف

لندن: ۱۷- مارچ ۱۹۹۵ء- احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام جاپان- کوبے اپ ڈیٹ میں حسب معمول کوبے کے احمدیہ کیمپ کے نمائندہ مسٹر میوشی سے جاپان سے براہ راست بات چیت کی- مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے بتایا کہ آج کے موضوعات میں سب سے پہلے ایک معمر خاتون کی گفتگو تھی- اس خاتون نے احمدیہ کیمپ میں سوپ پیتے ہوئے زلزلے کے بارے میں دلچسپ باتیں بتائیں اس خاتون کا نام یاماموتو تاماکو ہے- انہوں نے بتایا کہ وہ کس طرح موت کے منہ سے بچیں- وہ ۷ گھنٹے تک اپنے گھر کے گرے ہوئے ملبے تلے دبی مدد کے لئے پکارتی رہیں- مگر کوئی شخص ان کی مدد کو نہ پہنچ سکا- آخر جاپانی افواج نے ان کو نکالا- اور فوری طور پر کوبے یونیورسٹی ہسپتال میں پہنچایا جہاں دس دن تک ان کو انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رکھا گیا ان کے گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا- دس دن تک ان کو ڈرپ لگی رہی ڈاکٹروں نے بھرپور کوشش سے بڑی محنت سے ان کا علاج کیا-

خاتون نے بتایا کہ اب وہ پہلے سے بہت بہتر ہیں- صرف ان کی ٹانگ میں معمولی تکلیف باقی ہے-

مکرم میوشی صاحب نے دوسری بات یہ بتائی کہ کل ہم نے رضاکاروں کے ایک گروپ سے ملاقات کی- اس گروپ کے چیف آرگنائزر نے ایک بہت اہم واقعہ سنایا جو دلوں پر بے حد اثر کرنے والا ہے- ایک جاپانی متاثر فرد نے بتایا کہ وہ ایک روز سردی سے سخت ٹھٹھر رہا تھا- یاد رہے کہ زلزلے کے دنوں میں سخت سردی کے دن تھے- اس حالت میں ایک احمدی رضاکار نے ان کو دیکھا- اس سے میری حالت دیکھ کر برداشت نہ ہو سکا اس نے اپنے گرم کپڑے اتارے اور مجھے پیش کر دیئے-

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے کہا کہ اچھا! اس طرح کے واقعات بھی ہوئے ہیں-

مسٹر میوشی نے کہا کہ جی ہاں ایسے بھی واقعات ہوئے ہیں- غیر ملکی رضاکار ہماری اس قدر مدد کر سکتے ہیں ہم اس سے پہلے اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے-

مسٹر میوشی نے کہا یہ باتیں مجھے بدھ تنظیم "شورنجی کیمپوایے" کے نمائندہ مسٹر شوتاکاشی نے بتائیں-

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ ہم (احمدی) ہیں ہماری تعلیمات کے مطابق جب بھی ہمیں کسی خدمت کی توفیق ملے تو ہمارا دل محبت سے جھک جاتا ہے-

مسٹر میوشی نے کہا کہ میں دن رات احمدیہ رضاکاروں کے ساتھ رہتا ہوں- میں ان کی اس بات سے بے حد متاثرہ ہوا ہوں ان باتوں کا دوسروں پر بھی گہرا اثر پڑا ہے-

مسٹر میوشی نے تیسرے موضوع میں ویت نامی لوگوں کی طرف سے اپنی دعوت کا ذکر کیا- کہ احمدیہ رضاکار مختلف زبانیں بولنے والے اور مختلف رسم و رواج کے حامل لوگوں میں بھی مقبول ہیں-

مکرم راشد صاحب نے بتایا یہ دین حق کی حسین تعلیم کا اثر ہے- ہم امام جماعت احمدیہ الرابع کی قیادت میں امیر صاحب جاپان مکرم مغفور احمد صاحب منیب کے ساتھ مل کر جو کام کر رہے ہیں- یہ اسی کا نیک اثر ہے-

آخر میں مسٹر میوشی نے ایک بہت حوصلہ افزا خط پڑھ کر سنایا جو اینا شہر ہے جو گیفو میری فیکچر میں واقع ہے وہاں سے محترمہ اوکا موتو تانسو صاحبہ نے لکھا ہے-

وہ لکھتی ہیں احمدیہ کیمپ میں کام کرنے والے بھائیو اور بہنو! آپ جس امدادی کام میں مصروف ہیں اس میں میری طرف سے دل کی گہرائیوں سے شکریہ قبول کریں- میں آپ سے پہلی بار ملی تھی لیکن لگتا تھا کہ آپ لوگوں سے برسوں سے واقف تھی- میں اپنے آپ کو آپ لوگوں کے بہت قریب پاتی ہوں- آپ لوگوں کی محبت نے میری دلی کیفیات کو بدل کر رکھ دیا ہے- آپ نے جو مزیدار کھانے مجھے کھلائے وہ میرے خون میں گرمی پیدا کرنے کے لئے کافی تھے- آپ لوگوں نے لمبا عرصہ اس آفت زدہ علاقے میں گزارہ ہے- آپ کی خدمت کے ذریعے جاپانیوں کو نئی زندگی' روشنی کی کرن اور طاقت عطا ہوئی ہے- میں نے جو چند گھنٹے آپ کے ساتھ گذارے ہیں وہ میری زندگی کی خوش بختی ہیں- میں دل کی گہرائیوں سے آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتی ہوں- پھر شکریہ- آخر میں مکرم راشد صاحب نے جاپانی زبان کے الفاظ بتاتے ہوئے کہا کہ جاپانی لوگ اپنی زبان میں اپنے ملک کو کیا کہتے ہیں؟ ہم تو جاپان کہتے ہیں لیکن جاپانی لوگ اپنی زبان میں اپنے ملک کو نے ہن یا نپون کہتے ہیں- جاپان سے جب کوئی خط آئے تو اس پر لگے ٹکٹ کو غور سے دیکھیں اس پر جاپان نہیں بلکہ نپون لکھا ہوگا-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چین اور یورپی ممالک

چین میں ۱۹۸۹ء میں تیان من چوک میں وہاں کے لوگوں نے' جمہوریت پسند لوگوں نے مظاہرے کئے تھے اور ان مظاہروں کو دبانے کے لئے چین کی حکومت نے ان لوگوں پر "تشدد" کیا- اس "تشدد" کو یورپین ممالک نے غیر انسانی سمجھ کر اس کی مذمت کی- جب چین نے ان ممالک سے کہا کہ آپ اپنے انسانی حقوق کے معیار کو جس طرح چاہیں قائم رکھیں لیکن یہ بات نہ بھولیں کہ ہمارا اپنا معیار ہے اور ہم اسی کے مطابق اپنے ملک کو چلائیں گے- ان مظاہرین میں سے بعض ملک چھوڑ کر باہر چلے گئے اور مغربی ممالک نے بیجنگ پر پابندیاں عائد کر دیں اور ابھی تک امریکہ اور چین کے آپس کے تعلقات معمول پر نہیں آئے- امریکہ کو اس بات پر اصرار ہے کہ حقوق انسانی کی پاسداری کی جائے- چین کہتا ہے کہ پاسداری تو ہم کرتے ہیں لیکن آپ کا معیار اور ہمارا معیار مختلف ہے- اب تقریباً چھ سال کے بعد چین نے بھی یہ محسوس کرنا شروع کیا ہے- کہ جو پابندیاں عائد کی گئی تھیں- ان کی دیوار گرنی شروع ہو گئی ہے یہ بات چین کی وزارت دفاع کے ایک سینئر افسر نے اس بنا پر کہی ہے کہ اب یورپ سے بہت سے فوجی لیڈر چین کا دورہ کر رہے ہیں- گزشتہ سال امریکہ کے ڈیفنس سیکرٹری ولیم پیری نے دورہ کیا تھا اور اسی ماہ کینیڈا اور فرانس کے فوجی افسروں نے دورے کئے ہیں- چینی وزارت دفاع کے اس سینئر افسر نے ان دوروں کی تعریف کی اور کہا کہ ان سے پتہ چلتا ہے کہ چین اور مغرب کے فوجی تعلقات بہتر ہو رہے ہیں- یہ تعلقات ۱۹۸۹ء میں منقطع ہوئے تھے- انہوں نے یہ بھی کہا کہ حال ہی میں یو- ایس- ایس بنکرہل بیڑے نے چین کے دورے کا آغاز کیا- یہ مشرق کی بندرگاہ کنگ داؤ میں پہنچا جہاں چین کے بحری نیوکلیر سب میرین موجود ہیں- اس کے چینی تباہ کن جہاز کائی فنگ ۱۰۹ نے بندرگاہ میں رہنمائی کی- اور یہ بنکرہل امریکہ کا پہلا بحری بیڑہ ہے جس نے ۱۹۸۶ء کے بعد کنگ داؤ کا دورہ کیا ہے اور امریکہ کا تیسرا بحری جہاز جس نے ۱۹۴۹ء سے لے کر اب تک چین کا دورہ کیا ہے- اس سے پہلے ۱۹۸۶ء میں بھی اور مئی ۱۹۸۹ء میں اس قسم کے دورے ہوئے تھے-

اس فوجی افسر نے اس بات کا بھی انکشاف کیا کہ اس سال کے آخر پر سپین' پرتگال' آسٹریا اور اٹلی کے فوجی افسر دورہ کریں گے- اگرچہ ان دوروں کی تفاصیل ابھی تک مکمل نہیں ہوئیں لیکن بہرحال اعلان کر دیا گیا ہے- اور اس اعلان سے سفارتی ذرائع کو کسی قدر حیرانی ہوئی ہے- ایک یورپی سفارت کار نے کہا ہے کہ چین ضرورت سے زیادہ آگے بڑھ چڑھ کر باتیں کر رہا ہے اور خاص طور پر فرانس کی فوجوں کے چیف جیکوئس لینکس ڈے کے دورے کا ذکر کیا جا رہا ہے- یورپین یونین کے اراکین نے گذشتہ سال فیصلہ کیا تھا کہ چین پر جو فوجی تبادلوں کی پابندیاں میڈرڈ کے معاہدے میں لگائی گئی تھیں انہیں اٹھایا جائے- یہ پابندیاں ۱۹۸۹ء کے واقعہ کے بعد لگی تھیں اس وقت سے لے کر اب تک لینکس ڈے یورپین یونین کے پہلے بڑے افسر ہیں جنہوں نے دورہ کیا ہے- سفارت کاروں نے بیجنگ میں یہ بھی کہا ہے کہ آسٹریا کی فوجوں کے چیف آف سٹاف جنرل کارل ماچسے مئی میں چین کا دورہ کریں گے جبکہ اٹلی کے چیف گائیڈو ونچوروتی اس سال کے آخیر پر چین آئیں گے-

وزارت دفاع کے اس افسر نے یہ بھی کہا کہ مسٹر پیری کے دورہ سے حالات بدلنا شروع ہوئے ہیں- یورپین ممالک نے اسی دورے کے پیش نظر چین سے فوجی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے- گزشتہ فروری میں جاپان کے جوائنٹ سٹاف کونسل ٹیکسد ریانشی موتو نے بھی دورہ کیا تھا اور اس سے چین اور جاپان کے فوجی تعلقات بہت بہتر ہوئے تھے- کہا جاتا ہے کہ سال رواں میں اس قسم کے دوستانہ دورے خاصے زیادہ ہوں گے اور ان سے تعلقات بھی بہتری کی صورت اختیار کریں گے- یہ بھی کہا گیا ہے کہ چین اپنی پر امن پالیسی کو جاری رکھے گا اور کسی دوسرے ملک کے لئے خطرہ نہیں بنے گا- اگرچہ چین نے اپنے فوجی بجٹ کو پہلے سے بڑھا دیا ہے- ۱۹۹۴ء میں ۵۲ء۰۴ ارب یوآن تھا اور اب ۶۳- ارب یوآن کر دیا گیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ایشیا کے ممالک جو چین کے قریب ہیں انہیں اس بات سے خطرہ پیدا ہوا ہے- لیکن چونکہ چین کا رویہ ہمیشہ صلح مندانہ رہا ہے اس خطرے کی کوئی بنیاد نہیں ہے محض اپنے دفاعی اخراجات کو بڑھا دینے کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی ملک کسی دوسرے ملک پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے یا اپنے اس بجٹ کے پیش نظر دوسرے ممالک کو پریشان کرے گا- پس باوجود اس کے کہ چین نے اپنا دفاعی بجٹ بڑھا لیا ہے اس سے کسی ہمسایہ ملک کو کسی قسم کا کوئی خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے-

☆ ○ ☆

عائلی قانون

مغربی پاکستان عائلی عدالت ایکٹ ۱۹۶۴ء کی بناء پر جو عورت کی طرف سے خلع کی درخواست دی جاتی ہے اس پر آج کل بعض اوقات سالہا سال لگ جاتے ہیں اور فیصلے کا ایک لمبے عرصہ تک انتظار کرنا پڑتا ہے- لیکن اب اس ایکٹ کی بجائے پاکستان فیملی کورٹس ایکٹ پاس کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایسی ہر درخواست کا چار ماہ کے اندر فیصلہ ہو جانا چاہئے اسی سلسلے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مرد تو ایک ہی موقعہ پر تین مرتبہ طلاق طلاق طلاق کہہ کر عورت سے جان چھڑا لیتا ہے لیکن عورت کے خلع کی درخواست سالہا سال عدالتوں میں پڑی رہتی ہے- جس سے عورتوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاصی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور خلع کی درخواست کا اصل مقصد معدوم ہو جاتا ہے۔ شہناز بخاری جو پروگریسو وومن ایسوسی ایشن کی چیف کو آرڈی نیٹر ہیں نے اس نئے قاعدے پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک بہت اچھی ترمیم ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ عورتوں کے متعلق سختی کے جو واقعات ہوتے رہتے ہیں انہیں دور کرنے کے لئے یہ پہلا اور بنیادی اقدام ہے۔ کیونکہ لمبے عرصے تک ایسی درخواستوں کا عدالت میں رہنا ان کے لئے مشکلات کا باعث بنتا تھا اور یہ انصاف کے تقاضوں کی بھی نفی کرتا تھا۔ اب جبکہ چار ماہ کا عرصہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ عورتیں اس قسم کے گھریلو جھگڑوں کا مناسب وقت میں فیصلہ کروا سکیں گی۔

☆ ○ ☆

کراچی - فوج

امریکہ کے نیشنل پبلک ریڈیو کو انٹرویو دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ کراچی کی پولیس نفری کی تعداد کم ہے اور اب جبکہ وہاں دہشت گردی کی واردات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ ان کے لئے پوری طرح اپنی فرائض کی انجام دہی بہت ممکن نہیں رہی۔ اس لئے شائد فوج کو دوبارہ بلانا پڑے گا تاکہ وہ کراچی کی سڑکوں پر گشت کرے اور ایسی واردات کو جن کا دہشت گردی سے تعلق ہے روکنے کی کوشش کرے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان اب ایک ایسا ملک ہے جو دہشت گردی کو روکنے کی کوششوں میں کسی سے پیچھے نہیں اور اسی طرح مذہب کی انتہا پسندی کو بھی روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کے دو سفارت کار جنہیں قتل کیا گیا ہے ان کے متعلق اس بات کا امکان ہے کہ رمزی یوسف کو امریکہ بھجوانے کے فیصلہ کے رد عمل کے طور پر یہ گھناؤنا جرم سرزد ہوا ہو

اپنے دورے کے متعلق انہوں نے کہا کہ اس سے خاصے مفید نتائج کی امید کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ امریکہ کے لوگ اس بات کو پوری طرح سمجھتے ہوں گے کہ ایسے جرائم کی تفتیش میں خاصا وقت لگتا ہے۔

☆ ○ ☆

اخباری خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ واشنگٹن میں پاکستانی سفارت خانے کو متعدد ایسے خطوط مل رہے ہیں جن میں عاصمہ جہانگیر کو جان سے مار دینے کی دھمکیوں کا ذکر کر کے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ حکومت عاصمہ جہانگیر کو حفاظت مہیا کرے۔ یہ خطوط لکھنے والے مرد بھی ہیں اور خواتین بھی اور ان سب میں یہ بات درج ہے کہ عاصمہ جہانگیر نہ صرف انسانی حقوق کی پاسداری کی مہم میں پیش پیش ہے بلکہ اقوام متحدہ کے جو بنیادی اصول ہیں ان میں یہ کہا گیا ہے کہ وکلاء کو اپنے پروفیشنل کام کو جاری رکھنے کے لئے ہر قسم کے دباؤ اور دھمکی سے محفوظ رکھا جائے۔ یہ خطوط صدر مملکت کے نام بھی ہیں اور وزیر اعظم کے نام بھی۔ اور وہ ان دھمکیوں پر تشویش کے اظہار کے لئے لکھے جا رہے ہیں جو دو عیسائیوں کے گستاخ رسول ہونے کے مقدمے سے تعلق رکھتے ہیں۔ خطوط لکھنے والوں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ان دھمکیوں کی تحقیقات کی جانی چاہئے۔

☆ ○ ☆

وِنی منڈیلا

گذشتہ دنوں جنوبی افریقہ کی ایک سیاسی رہنما جو صدر نیلسن منڈیلا کی بیوی ہیں (اگرچہ طلاق نہیں ہوئی لیکن الگ ہو چکی ہیں) کا اس سلسلے میں بہت ذکر آیا کہ پاکستان کی وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے جنوبی افریقہ کی خواتین کی ایک انجمن کو جو رقم تحفہ کے طور پر دی تھی اس کا کیا بنا۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ یہ رقم ونی منڈیلا نے خورد برد کر لی ہے۔ ونی منڈیلا کا یہ کہنا تھا کہ رقم انہیں دی گئی تھی اور انہیں اس بات کا اختیار تھا کہ وہ جس طرح چاہیں اسے خرچ کریں۔ بہرحال یہ بات خاصی دیر تک زیر بحث رہی کہ اس رقم کو صحیح طور پر خرچ کیا گیا یا ونی منڈیلا نے اسے اپنے حساب میں ڈال دیا۔ یہ خاتون جنوبی افریقہ کی حکومت میں نائب وزیر برائے فن ثقافت' سائنس اور ٹیکنالوجی بھی تھیں لیکن اب صدر مملکت نیلسن منڈیلا نے ان کو اس عہدے سے برطرف کر دیا ہے۔ وہ سیاست میں اپنا ایک خاص مقام رکھتی ہیں اور اسی لئے کئی اہم افراد نے یہ بیان دئیے ہیں کہ اب حالات خراب ہو جائیں گے۔ انہوں نے ونی منڈیلا کی حمایت کا اظہار کیا ہے۔ خاص طور پر نوجوانوں نے کہ نوجوان انہی کو اپنا حقیقی لیڈر مانتے ہیں۔ اگرچہ بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں نے جن میں نیلسن منڈیلا کی پارٹی افریقن نیشنل کانگریس بھی شامل ہے فوری طور پر نیلسن منڈیلا کے فیصلے کی تائید میں بیان دئیے ہیں لیکن ونی سے عقیدت رکھنے والون نے یہاں تک کہا ہے کہ اب جنگ شروع ہو گی۔ بعض لوگوں نے اپنے بیانات میں خون خرابے کا بھی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر ضرورت پیش آئی تو ہم ونی کے لئے اپنا خون بھی بہا دیں گے۔ اور دنیا پر یہ بات ظاہر کر دیں گے کہ ہم ماما منڈیلا کے ساتھ ہیں۔ اور ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ نیلسن منڈیلا کے بعد ونی منڈیلا ملک کی صدر بنیں گی۔ بہت سے نوجوان لیڈروں نے کہا ہے کہ نیلسن منڈیلا کے اس فیصلے کے اثرات برے بھی ہوں گے اور دور رس بھی۔ لوگوں کے دلوں میں اس بات سے غصہ بھی پیدا ہوا ہے اور تشویش بھی۔ کیونکہ ونی ایک ایسی سیاسی لیڈر ہیں جو لوگوں کے خیال میں ہر وقت اور ہر موقعہ پر ان کے کام آتی ہیں۔ لیکن اے۔ این۔ سی کی پارلیمنٹ کے اکثر ارکان نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ مسز منڈیلا اور اس کے ساتھی کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔ بلکہ ونی کی جو موجودہ پوزیشن ہے وہ بھی ان کے ہاتھ سے جاتی رہے گی۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب ابن چوہدری عبدالواحد صاحب (ماسٹر واچ کمپنی لاہور) گردہ میں تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں۔ عنقریب ان کا اپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ زوجہ مکرم ہدایت اللہ شاد صاحب کی آنکھ میں سفید موتیا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں اپریشن تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

○ عزیز مباہل احمد عمر ۶ سال ابن مکرم منصور احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدر آباد کا ہرنیا کا اپریشن مورخہ ۹۵-۳-۳۰ کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے عزیز کی صحت کاملہ اور ہر نوع کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیز شفیق احمد متعلم جماعت دہم بہاولپور موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے دائیں ٹانگ میں گھٹنے کے اوپر فریکچر ہو گیا ہے۔ ان کی جلد کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم بشیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم مجید احمد خان عارف (سیکرٹری وقف جدید) محلہ فیکٹری ایریا ربوہ مورخہ ۲۷- مارچ ۱۹۹۵ء کو وفات پا گئی ہیں۔ آپ کا جنازہ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المہدی میں پڑھایا۔ جس کے بعد قبرستان نمبر ا میں آپ کی تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی محمد صدیق منور صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

اعلان دار القضاء

(مکرم خادم محمود صاحب بابت ترکہ محترمہ غفوراں بیگم صاحبہ)

مکرم خادم محمود صاحب ۵۹/۱۹ دار العلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ غفوراں بیگم صاحبہ زوجہ نعمت اللہ صاحب ۵۹/۱۹ دار العلوم شرقی ربوہ، بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر ۱۹ بلاک نمبر ۵۹ رقبہ ایک کنال ایک مرلہ ۲۲۳ مربع فٹ میں سے ۱/۳ حصہ الاٹ شدہ ہے۔ للذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم نعمت اللہ صاحب (خاوند)
۲۔ مکرم خالد پرویز صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم خادم محمود صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرمہ جمیلہ فرحت صاحبہ (بیٹی)
۵۔ مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ (بیٹی)
۶۔ مکرمہ راحت پروین صاحبہ (بیٹی)
۷۔ مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
۸۔ مکرمہ فاروقہ تسلیم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

تبدیلی فون

○ مکرم مجید احمد سولنگی ابن مکرم نذیر احمد صاحب سولنگی ۳/۱۶ دار الرحمت وسطی کا نیا فون نمبر 212065 ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

حاضری میں باتیں کریں گے تاکہ اس کو بے عزت کر سکیں تو یقیناً وہ ناراض ہو گا اور آپ سے نفرت کرنے لگے گا۔ اور وہ آپ سے غصہ ہونے اور آپ سے نفرت کرنے میں بجا ہو گا۔ اس لئے کسی کو بھی ایسا کرنے کا موقعہ مت دیجئے۔

بہترین بات یہ ہے کہ آپ دوسروں کی اچھی باتوں کا ذکر کریں اور اس بات کا آپ کو یقین ہونا چاہئے کہ اس دنیا میں کوئی ایک بھی شخص ایسا نہیں جس میں کوئی اچھی بات نہ ہو۔ اگر آپ دوسروں کی غیر حاضری میں ان کی اچھی باتوں کا ذکر کریں گے تو لوگ آپ کو فراخ دل سمجھیں گے۔ اور اس وجہ سے وہ آپ کی عزت کریں گے۔ اور آپ کے متعلق ہر جگہ اچھے خیالات کا اظہار کریں گے۔ اس کے علاوہ اچھی باتوں کا تذکرہ دوسروں کو مزید اچھے کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اگر آپ کی وجہ سے دوسرے لوگ اچھے کام کرنا شروع کر دیں تو یقیناً یہ بات آپ کے لئے برکات حاصل کرنے کا ذریعہ ہو گی۔

مصمم ارادہ کر لیں کہ آپ دوسروں کی صرف اچھی باتوں کا ذکر کریں گے اور خاص طور پر ان کی غیر حاضری میں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2- اپریل-1995ء
موسم خوشگوار رہا
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بعض سیاسی گروپ اور عناصر غیر جمہوری طریقوں سے ملک میں بدامنی پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ظلم و استحصال کے خلاف جنگ اور عوام کو روٹی کپڑا اور مکان فراہم کرنے کے لئے ذوالفقار علی بھٹو کی پالیسیوں پر عمل کر رہے ہیں۔ لیکن ہم اپنا یہ مقصد اسی صورت میں حاصل کر سکتے ہیں اگر عوام متحد ہو کر ہمارا ساتھ دیں۔

○ امریکی وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان اور بھارت کے ساتھ مل کر مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کرنے کے لئے کوششیں کر رہا ہے۔ بعض انتہائی مشکل بین الاقوامی مسئلے حل کر لئے ہیں۔ امید ہے کہ پاکستان اور بھارت کے ساتھ مل کر مسئلہ کشمیر کے مفید حل کے لئے طریق کار تلاش کر لیا جائے گا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ حکومت کے خلاف وسیع رابطوں کے نتیجہ میں اپوزیشن نے حکومت کے خلاف نئی سیاسی حکمت عملی تیار کر لی ہے۔ صدر کے خلاف محاذ بند کر دیا گیا ہے اور ساری توجہ حکومت کی مبینہ بدعنوانیوں' سیاسی انتقامی کارروائیوں' حقوق انسانی کی پامالی اور اہم امور پر قومی مفادات کے منافی سرکاری موقف کو بے نقاب کرنے پر دی جائے گی۔

○ اپوزیشن لیڈر میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت انتقامی کارروائیوں سے نیک مقصد کے لئے جدوجہد کرنے والوں کو دبا نہیں سکتی۔ تاجروں سمیت ہر طبقہ پریشان ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ وقت دور نہیں جب ظالم حکومت سے عوام کی جان چھوٹ جائے گی۔

○ لیبیا کے ایک اخبار نے امریکہ کے سابق صدر ریگن اور برطانیہ کی سابق وزیراعظم مارگریٹ تھیچر کی گرفتاری پر چار ارب ڈالر کا انعام کا اشتہار چھاپا ہے۔

○ وزیراعظم پاکستان بے نظیر بھٹو کے امریکہ کے دورہ پر تبصر کرتے ہوئے بی۔بی۔سی نے کہا ہے کہ اس موقع پر وہ پاکستان اور بھارت کے مابین امن کی بحالی کے لئے صدر کلنٹن سے مدد طلب کریں گی۔ بی۔بی۔سی۔ نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ پاکستانی وزیراعظم کو خالی ہاتھ بھیجنے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔

○ ممتاز مسلم لیگی رہنما اور سینیٹر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ عوامی نمائندگی کے قانون میں ترمیم اگر بل کی صورت میں پیش کی جائے تو ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔ انہوں نے صدر سے مطالبہ کیا کہ وہ اس آرڈی ننس پر دستخط نہ کریں کیونکہ حکومت کا فیصلہ بدنیتی پر مبنی ہے۔ اور اس ترمیم کو حزب اختلاف کے ارکان پارلیمنٹ کو بلیک میل کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے افراد کو بھی نادہندہ قرار دیا جائے جنہوں نے قرضے معاف کروائے ہیں۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ میری سیاست کا بنیادی اصول یہ ہے کہ محروم طبقوں کے پاس جاؤں اور ان کے مسائل سمجھوں۔ انہوں نے کہا کہ میری حکومت کی مرتب کردہ ترقیاتی حکمت عملی میں صوبے کے دور دراز کے دیہی علاقوں کے عوام کو زندگی کی جدید سہولتوں کی فراہمی سرفہرست ہے اور اس پالیسی میں تیزی سے رابطہ ہو رہا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے نشری خطاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کی پیدائش اور اقتدار دہشت گردی کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی مخالفین کو کچلنے کے لئے بنائے جانے والے قوانین منظور ہو گئے تو ملک میں زنانہ مارشل لاء نافذ ہو جائے گا۔

○ جامعہ کراچی میں گذشتہ روز پولیس اور رینجرز کے چھاپوں اور گرفتاریوں کے خلاف طلبہ نے ہنگامہ کر دیا۔ اور ٹریفک معطل کر دی۔ سڑکوں پر ٹائر جلائے اور کلاسوں اور امتحانی پرچوں کا بائیکاٹ کیا نیشنل کالج اور بعض دیگر اداروں میں بھی ہنگامہ آرائی اور نعرے بازی کی گئی۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمانی گروپ کے سیکرٹری اور ترجمان اظہار امروہوی نے کہا ہے کہ نواز شریف اگر واقعی سیاست دان ہوتے تو دہشت گردی کی حمایت نہ کرتے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کسی کو سیاست سے نکالنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ مگر عوام سیاسی تاجروں کو بخوبی پہچان چکے ہیں۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف علی نے کہا ہے امریکہ کے ساتھ دوستی کے لئے اپنے مفادات کا سودا نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ دوستانہ تعلقات کے لئے ضروری ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے مفادات کا خیال رکھیں۔

○ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے سابق چیئرمین منیر احمد خان نے کہا ہے کہ امریکہ کو چاہئے کہ بھارت کو کم فاصلے تک مار کرنے والے پرتھوی میزائلز کی مزید تیاری اور تنصیب سے روکے کیونکہ اس سے جنوبی ایشیا میں میزائلوں کی ریس شروع ہو سکتی ہے جس کا نتیجہ ایٹمی تصادم ہو سکتا ہے۔

○ کراچی میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے ایم کیو ایم حقیقی کے کارکن سمیت ۲۔ افراد جاں بحق اور ایک نوجوان زخمی ہو گیا۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ خاں بابر نے کہا ہے کہ حکومت کے پاس نواز شریف خاندان کے خلاف متعدد جرائم کے ثبوت ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں مزید مقدمے اسی ہفتہ درج ہوں گے۔

○ ملتان سے حج پروازیں شروع ہو گئی ہیں۔ پہلی پرواز سے جانے والے عازمین حج کو سپیکر قومی اسمبلی یوسف رضا گیلانی نے رخصت کیا۔

○ پاکستان میں جاپان کے سفیر تکاؤ کاواکامی نے کہا ہے کہ ایشیا میں نسلی و مذہبی اختلافات عسکری تصادم کی صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم انتہائی غیر یقینی کے دور سے گذر رہے ہیں۔ مغرب مشرق کی محاذ آرائی ختم ہو چکی ہے۔ لیکن سرد جنگ کے خاتمہ کے باوجود ایشیائی خطے میں تبدیلیاں نہیں آئیں۔

○ قطر نے عراق پر پابندیاں اٹھانے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ قطر کے وزیر خارجہ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہم چاہتے ہیں عراق اقوام متحدہ کے چارٹر کی پابندی کرے۔ مگر ہم عراقی عوام کے مصائب دیکھنا نہیں چاہتے۔

○ جاپان میں ایک اور زلزلہ کے نتیجہ میں ۳۰۔ افراد زخمی ہو گئے ہیں۔

○ بنگلہ دیش میں کھاد کی تقسیم کا کام فوج کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

○ روس نے دعویٰ کیا ہے کہ چیچنیا میں فوجی کارروائی ختم ہو گئی ہے۔

○ ایران نے ترک سفیر کو وزارت خارجہ میں طلب کر کے کردوں کے خلاف کارروائی پر سخت احتجاج کیا ہے۔

○ سعودی عرب میں سمگلنگ کے جرم میں سات افراد کے سر قلم کر دیئے گئے ہیں۔

○ اقوام متحدہ کے مطابق برونڈی سے روانڈا کے ۵۵ ہزار پناہ گزین اپنے کیمپ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

○ آسام میں قبائلی ارکان کی فائرنگ سے آٹھ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ امریکی کانگریس میں ایک قرارداد پیش کی گئی ہے کہ امریکی حکومت کشمیریوں کی خواہشات کو مدنظر رکھے۔

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات
تیار ہیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649، گھر: 212300

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت ○ دیانت
مکانات - پلاٹ - دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا
بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212379

شدید ناقابل برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL
پینز کیوریٹو سمیل سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹے میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے
فی شیشی: ۲۵/- روپے۔ اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا معہ ۱۵ روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون: 04524-211283 / 771
فیکس: 04524-212299

قدیمی ○ اولین ○ شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نندی پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634